Surah Al-Ahzaab Chapter 33: Verse 21

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

... لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ کی حقیقی معرفت اور تفہیم ...

Surah Al-Ahzaab Chapter 33: Verse 21

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

جماعت احمدیہ	احمد علی [33:21]	محمد جوناگڑھی [33:21]
یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔	البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے	یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

علامہ جوادی [33:21]	ابوالاعلیٰ مودودی [33:21]	جالندہری [33:21]
مسلمانو! تم میں سے اس کے لئے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ عمل ہے جو شخص بھی اللہ اور آخرت سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔	در حقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔	تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو! اِس آیت (33:21) کے تقریباً تمام مشہور اردو ترجمے۔ یہی بتلا رھے ہیں کہ: لَكُمْ تمہارے لئے۔ اللہ کے رسول میں (فِي رَسُولِ اللَّهِ) نیک یا اچھا... نمونہ ... ھے۔ سوچنا چاہیے۔ کہ اگر کوئی رسول ہمارے لئے۔ بطورِ نمونہ (ماڈل) ھے ۔ تو پھر۔ اُس رسول کو ہمارے پاس (یا ہماری پہنچ میں) ۔ زندہ موجود ہونا چاہیے۔ کیونکہ ۔ جِس رسولؑ کو۔ ہم کبھی مِل نہیں سکتے۔ دیکھ نہیں سکتے۔ سُن نہیں سکتے... وُہ رسولؑ۔ ہمارے لئے ۔ بطور نمونہ (ماڈل)۔ کِس طرح ہو سکتے ہیں...؟... چنانچہ ۔ اللہ تعالےٰ نے۔ اِس آیت میں کسی بھی رسول کا نام نہیں لیا ۔ بلکہ ۔ فِي رَسُولِ اللَّهِ فرمایا ھے۔ یعنی۔ جو بھی اللہ کا رسول۔ تمہارے زمانے میں۔ تمہارے علاقے میں موجود ھے ۔

Surah Al-Ahzaab Chapter 33: Verse 21

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

اے میرے پیارو۔ میرے قومی بھائیو اور بہنو! یہ آیت۔ آج بھی اور ہمارے لئے بھی اُسی طرح سچی ھے۔ جس طرح محمد ﷺ کے زمانے کے لوگوں کیلئے سچی تھی۔ اِس آیت کے الفاظ۔ آج بھی وہی ہیں۔ جو محمد ﷺ کے زمانے میں ہوتے تھے۔ پھر کیا وجہ ھے؟ .. کہ اُس زمانے کے لوگوں کیلئے۔ اِس آیت کا مطلب (مفہوم) یہ تھا۔ کہ اُن کو اُسوۃ حسنہ۔ دِکھلانے اور بتلانے کیلئے . اللہ کا رسولؐ۔ تمہارے درمیان۔ حقیقتاً۔ زندہ موجود ھے ۔ لیکن۔ محمد ﷺ کے بعد۔ پیدا ہونے والوں کیلئے۔ اِس آیت کا مطلب یہ ھے .... اللہ کا رسول۔ تمہارے درمیان۔ زندہ موجود نہیں ھے ۔

میرے محترم اور پیارے بھائیو، بہنو! رَبُّ العالمین۔ مالکِ ارض و سماء۔ عزت اور شان والے اللہ تعالے کے وقار کو اپنے ذہنوں میں رکھ کر سوچیں! ! کیا ہمارے عالیشان اللہ تعالے۔ ایسے کر سکتے ہیں .. یا... کہہ سکتے ہیں؟ ... کہ اے وُہ لوگو... جو اِس آیت کو پڑھ یا سُن رھے ہو! ... تمہارے لئے میرے بھیجے ہوئے بندے (رسولِ اللہ) میں۔ نیکیوں کا نمونہ موجود ھے۔ مگر... ھا.. ھا.. ھا... تم میں سے کوئی شخص بھی۔ اُس رسول کو نہ تو مل سکتا ھے۔ نہ دیکھ سکتا ھے۔ چنانچہ۔ اُس نمونہ یا اُسوۃ حسنہ کو بھی نہیں دیکھ سکتا؟ .... (استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ)۔

اے میری قوم کے لوگو! اپنے اللہ تعالے کی تقدیس کا خیال کرو ۔ اللہ تعالے۔ تمسخر اور ٹھٹھا کرنے سے پاک ہیں۔ توجہ سے دیکھیں۔ اللہ تعالے نے اِس آیت میں کسی بھی رسول کا نام نہیں لیا۔ بلکہ۔ ﴿ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﴾ فرمایا ھے۔ یعنی اللہ تعالے کا۔ جو بھی رسول۔ تمہاری قوم اور تمہارے علاقے میں۔ تمہاری زندگیوں کے دوران موجود ھو گا۔ اُس زندہ موجود رسول میں۔ تمہارے لئے، تمہاری غلطیوں کی اصلاح کرنے کیلئے۔ اچھا نمونہ (ماڈل) موجود ہو گا۔ اور چونکہ وُہ رسول بھی اور اُس رسول میں۔ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ بھی۔ تمہارے لئے ھے ۔ لہذا۔ تم اُس رسول کو۔ دیکھ سکتے ہو، سُن سکتے ہو، اور مِل کر باتیں بھی کر سکتے ہو۔

ھماری قوم کے تقریباً سب ہی علماء نے۔ اِس آیت کے ترجمے میں تو یہی لکھا ھے کہ۔ اللہ کے رسول میں تمہارے لئے اچھا نمونہ موجود ھے ۔ مگر جب اُن علماء سے پوچھا جائے کہ۔ اگر وُہ نمونہ آج بھی موجود ھے... تو پھر جِس کے اندر وُہ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ھے.... وُہ رسول بھی تو۔ موجود ہونا چاہیئے ...! تب ہمارے علماء بھانپ جاتے ہیں کہ ۔ اِس آیت کے۔ سچے اور صاف ترجمے کے مطابق تو۔ ہر ایک زمانے میں۔ ہر ہر ملک و قوم میں۔ اللہ تعالے کے کسی زندہ رسول کی موجودگی تسلیم کرنی پڑے گی۔.... لیکن چونکہ یہ بات تسلیم کرنا۔ ہمارے نظریہ ختمِ نبوت کے عین مخالف اور متضاد ھے۔

لہذا ۔ہماری قوم کے تقریباًسب علماء نے ۔ اللہ تعالے کے اِس کلام میں ۔حسبِ منشاء ترمیم کرلی ھے ۔

ہماری قوم کے تقریباًسب علماء نے۔ اللہ تعالے کے اِس واضح کلام (بیان، فرمان) کو نظریہ ختمِ نبوت کے مطابق بنانے کی خاطر۔ اِس آیت کی تشریح اور تفسیر کو ایسے انداز میں تبدیل کر دیا ھے۔ جِس سے نظریہ ختمِ نبوت کو بچایا جاسکے ۔... چنانچہ تقریباًسب ہی علماء نے یہ تشریح (تفسیر)۔ ایسے بیان کی ھے۔ کہ اگرچہ اللہ تعالے نے اِس آیت میں ۔ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ ہی فرمایا ھے، لیکن۔ یہاں رسول اللہ کہنے سے۔ اللہ تعالے کی مراد (مقصد).. صرف محمدؐ رسول اللہ.. کہنا تھا ۔ مگر۔ (نعوذ باللہ) ۔ سہواً۔ یا غلطی سے۔ خالی رسول اللہ۔ فرما ہو گیا۔ چنانچہ۔ ہم اللہ تعالے کی اِس غلطی کی اصلاح کر دیتے ہیں ۔ اور۔ اِس آیت میں۔ رسول اللہ۔ کی بجائے۔ محمدؐ رسول اللہ ۔ سمجھ لیتے ہیں ... (نعوذ باللہ)۔

میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو! اللہ تعالے نے۔ اِس آیت میں ..ہر گز.. کسی بھی مخصوص رسول کی بات نہیں کی۔ بلکہ۔ ہر ایک زمانے۔ اور ہر ایک قوم اور ملک۔ میں پے در پے آنیوالے۔ ہر ایک رسول میں۔ اُس اُس زمانے اور اُس اُس قوم کے لوگوں کیلیئے۔ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ یعنی۔ اخلاقی، عملی اور نظریاتی اصلاح کرنے کیلیئے۔ ٹھیک اور اچھے۔ نمونہ، ماڈل۔ کے موجود ہونے کی بات کی ھے۔

بالفرضِ محال۔ اگر اللہ تعالے کی مراد۔ محمدؐ رسول اللہ۔ کہنا ہوتا۔ تو۔ پھر لازمی تھا۔ کہ اِس آیت میں محمدؐ رسول اللہ ہی فرماتے۔ اللہ تعالے۔ بھولنے اور غلطی کرنے سے پاک ہیں۔... تب پھر یہ بھی لازمی تھا کہ... کہ اللہ تعالے۔ محمدؐ رسول اللہ صلعم کو۔ قیامت کے دِن تک کیلیئے۔ اُنکے ظاہری وجود کے ساتھ زندہ رکھتے۔... اور ساتھ ہی کوئی ایسا معجزانہ حکم بھی دیتے۔ کہ محمدؐ رسول اللہ۔ کا وجود، دُنیا کے ہر ملک میں دکھائی دیتا ہوتا۔ مگر۔ اللہ تعالے ایسے غیر فطری شعبدے کرنے سے پاک ہیں۔ چنانچہ۔ عین جس طرح پہلے بھی۔ ہر ایک قوم میں۔ اُسی قوم کی زبان بولنے والے۔ رسول بھیجتے رھے ہیں۔ اُسی طرح سے۔ اِس آیت میں بھی۔ ہر ایک زمانے میں۔ ہر ایک قوم میں۔ لگاتار (پے در پے) رسول بھیجتے رہنے کی بات ھے... چنانچہ۔ اِس آیت میں جو۔ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ فرمایا ھے۔ وُہ بالکل ٹھیک فرمایا ھے۔ کیونکہ۔ جِس زمانے میں جو رسول جِس قوم میں مبعوث ہوتا ھے۔ وُہ رسول۔ اپنی زندگی کے دوران۔ اپنی قوم کیلیئے۔ عملی و اخلاقی نمونہ بھی ہوتا ھے ۔

نوٹ۔1۔ ہماری قومی زبان (اردو) میں۔ نمونہ یا ماڈل کہنے سے۔ جو مطلب سمجھا جاتا ھے۔ أُسْوَةٌ ۔ کا مطلب اور مفہوم۔ اُس سے قدرے مختلف ھے۔ کیونکہ ﴿ أُسْوَةٌ ﴾ صرف کسی عمل یا اخلاق کی عملی مثال دِکھلانے کیلیئے ھے ۔ مادی چیزوں (اشیاء) کے نمونے دِکھلانے کیلیئے۔ أُسْوَةٌ ۔ نہیں کہا جاتا۔ لہذا۔ کسی حدیث کی کتاب یا کسی تحریر کو دِکھلانے کیلیئے۔ أُسْوَةٌ ۔ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا ۔

نوٹ۔2۔ اللہ تعالے نے۔اِس آیت (33:21) میں۔ فرمایا ھے کہ یہ عملی نمونہ (اُسوۃ)۔ **فِي رَسُولِ اللَّهِ** ۔یعنی۔ اللہ کے رسول میں ھے۔ **یہ نہیں فرمایا**۔ کہ۔ یہ ﴿ **أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** ﴾۔حدیثوں کی کتابوں میں۔یا۔انسانوں کی لکھی ہوئی۔سُنّتِ رسول کے متعلقہ۔کتابوں میں ھے۔ویسے بھی کتابوں میں۔کسی بھی نمونے کا خالی ذِکر تو ممکن ھے۔ نمونہ یا ماڈل، بذاتِ خود کتابوں میں نہیں ہو سکتا۔ لیکن اِس آیت میں **أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** کی بات ھے۔جو کہ۔ کسی زندہ انسان (رسول) میں ہی ہو سکتا ھے۔

نوٹ۔3۔ مورخہ 03دسمبر 2014 ۔میں نے اللہ تعالے سے عرض کیا کہ۔ اللہ تعالے جی!۔ مجھے اطمینانِ قلب نہیں ھے کہ۔ **أُسْوَةٌ** ۔کا کیا مطلب ھے..؟... کیا اِس لفظ کی کوئی اور مثال بھی۔ قرآن میں ھے.؟... بغیر وقفہ کے جواب ملا کہ... الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾... میں ھے۔ ساتھ ہی نہایت اعلیٰ، مفصل اور مدلل عرفان بھی نازل ہوئے ۔ اِس مضمون میں وُہ سب عرفان بیان نہیں ہو سکے۔ انشاء اللہ۔ آئندہ کبھی زبانی بیان کر دونگا۔ لیکن چونکہ اِسی مضمون کے متعلق۔ یہ اللہ تعالے کی پاک وحیء تھی۔ لہذا۔ لازمی سمجھ کر۔اِس کا ذکر۔بیان کر دیا ھے۔ جو کوئی اِس عرفان کی تفصیل جاننا چاھے۔ بالمشافہ ملاقات میں پوچھ سکتا ھے ۔رابطہ کیلئے۔ویب سائٹ پر رابطہ فارم۔ موجود ھے۔

اے میری قوم کے لوگو! ھمارے مذھبی، معاشرتی اور سیاسی راہنماؤ.... میں سچ بتلا رھا ہوں۔ کہ۔ نظریہ ختمِ نبوت ۔ جھوٹ ھے۔ اور اِس آیت میں۔ جِس ﴿ **أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** ﴾۔کی بات بیان ہوئی ھے۔وُہ ﴿ **أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** ﴾۔ حضرت محمد ﷺ ۔میں بھی تھا۔ مگر جب آپؐ فوت ہوگئے ۔ پھر جو بھی۔ اللہ تعالے کے رسول۔ جہاں مبعوث ہوتے رھے۔اُنؑ میں وہاں کے لوگوں کے۔اُس اُس زمانے کے حالات کے مطابق۔ ﴿ **أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** ﴾۔ موجود ہوتا رھا ۔ اور آج کے زمانے میں بھی۔ اللہ تعالے کی یہ آیت بالکل سچ ھے۔یعنی ﴿ **أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** ﴾۔ بھی موجود ھے۔اور ھے بھی کسی نہ کسی اللہ کے زندہ رسول میں۔جو۔ عمل سے کر کے دِکھلا سکے۔

اللہ تعالے میری پیاری قوم کو۔اِس قرآنی آیت کے۔ حقیقی معارف اور مفہوم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

اللہ تعالے۔اِس مضمون کو صاف دِل سے پڑھنے والوں پر۔اپنی رحمتیں، نعمتیں، معرفت اور عرفان۔نازل فرماتے رہیں۔ آمین۔

آپ سب کا قومی بھائی............... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج.......مورخہ 11 دسمبر سن عیسوی 2014.......ھے۔